قرآن کی روشنی میں وحدت کی اہمیت و ضرورت

ثمینہ وزیر (پاکستان)[۱]- طاہرہ عبداللہی (ایران)[۲]

اشاریہ:

اتحاد ہر زمانے میں، بشر کی اجتماعی زندگی کے کلیدی اور بنیادی عناصر میں سے ایک عنصر رہا ہے اور طبیعت و جہانِ آفرینش کے اصولوں میں سے ایک اصل ہے اور انسانی معاشروں کی اہم ترین آرزوؤں اور آرمانوں کے زُمرے میں آتی ہے۔ اسی وجہ سے گوہرِ وحدت ہمیشہ، معاشرے کی تمام اکائیوں، گروہوں، ملتوں، اُمتوں اور ہر نوعِ بشر کی آرزو رہی ہے اور ایک تھیوری و نظریے کے عنوان سے ناقابلِ انکار بیان کی گئی ہے۔ قرآنِ کریم وحدت کے موضوع کو جو کہ ایک اساسی موضوع ہے، دو طرح سے دیکھتا ہے۔ قرآنِ کریم توحیدی معاشرے میں وحدت کی تعریف و ستائش بھی کرتا ہے اور اس کے استحکام کے لیے کارآمد طریقے اور مفید دستور العمل بیان کرتا ہے اور نیز افتراق و انتشار کی مذمت بھی کرتا ہے اور تفرقے و انتشار سے بچنے کے لیے واضح و روشن راستے دکھاتا ہے۔۔ اتحاد امت، شرعی اور سماجی اہمیت و ضرورت ہے جب کہ اختلاف رائے کا وجود فطری ہے، اس لیے ہم شرعی ضرورت کے پیش نظر اتحاد امت کے پابند ہیں اور فکر و نظر کے اختلاف کے باوجود اتحاد امت اور وحدت امت کو اپنی ایمانی اور اسلامی زندگی کا نصب العین سمجھتے ہیں اسی بات کے پیش نظر وحدت کی اہمیت و ضرورت بیان کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں الٰہی ادیان کے ماننے والوں کے درمیان وحدت کے بارے میں قرآنِ کریم کی نظر سے آگاہی و آشنائی کے لیے قرآن کی چند آیات پیش کرتے ہیں۔ اور چند نکات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس کی بنا پر ایک معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

کلیدی کلمات: قرآن، وحدت، اسلام، اہمیت و ضرورت.

---

۱. جامعہ المصطفیٰ اسلام آباد: Swnajafi12@gmail.com.

۲. استاد ہمکار مجتمع آموزش عالی بنت الہدی، عضو گروہ علمی تربیتی علوم قرآن و حدیث abdolahee@gmail.com .

مقدمہ:

وحدت اسلامی کی اہمیت و ضرورت ظہور اسلام سے ہی نمایاں رہی ہے۔ اس کی اہمیت کے لیے یہی کافی ہے کہ وحدت اسلامی قرآن کریم میں مسلمانوں کی شان و شوکت اور ان کی عظمت کی پاسداری کے عنصر کے طور پر اجاگر ہوا ہے اور کئی آیتوں میں خدا نے مسلمانوں کو اختلاف اور تفرقے سے شدت کے ساتھ منع کیا ہے کیونکہ اسلام نے بھی اس کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے جس کی مثال ہمیں ریاست مدینہ کے دور میں ملتی ہے کہ اسلام نے مواخات اسلامی کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلامی بھائی چارگی کے بندھن میں باندھ دیا۔ وحدت سے مراد یہ نہیں ہے کہ اسلامی مذاہب میں سے ایک کا انتخاب کر لیا، بلکہ مختلف مذاہب کے اختلاف کے ساتھ تمام مسلمانوں کو دشمن کے مقابلے میں متحد ہونا چاہیے۔ اسلام کے بنیادی ماخذ یعنی قرآن وسنت میں مسلمانوں کی وحدت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآن کی نگاہ میں وحدت کے بغیر معاشرتی ترقی کا تصور ہی نہیں ملتا۔ انسانی تکامل اور ترقی کا دارومدار اسی پر ہے۔ اسلام معاشرتی اور اجتماعی مسائل پر بہت زور دیتا ہے۔ اسلام وحدت کے تنہا عامل حبل اللہ سے تمسک کی دعوت اور ہر طرح کے اختلاف سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ وہ مسلمانوں کو آپس میں بھائی چارہ شمار کرتے ہوئے اس سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ اس کے آپس کے تعلقات احسن طریقے سے انجام دیے جائے۔

قرآن کا تعارف

قرآن مجید ہی وہ واحد کتاب ربانی ہے جو کسی خاص طبقہ اور گوشہ یا کسی خاص قوم و نسل کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ تمام بنی نوع انسان کی رشد وہدایت کی ضامن ہے وہ قرآن ہے کہ جو قلب رسول ﷺ پر نازل ہوا ۔قرآن مجید عربی میں اسلام کی بنیادی کتاب ہے۔ اسلامی عقیدے کے مطابق قرآن عربی زبان میں تقریباً ۲۳ برس کے عرصے میں حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ قرآن کے نازل ہونے کے عمل کو وحی کہا جاتا ہے۔ اور یہ کتاب مشہور فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے کہ قرآن میں آج تک کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکی اور اسے دنیا کی واحد محفوظ کتاب ہونے کی حیثیت حاصل ہے، جس کا حقیقی مفہوم تبدیل نہیں ہو سکا اور تمام دنیا میں کروڑوں کی تعداد میں چھپنے کے باوجود اس کا متن ایک جیسا ہے۔ قرآن کو دنیا کی ایسی واحد کتاب کی بھی حیثیت حاصل ہے جو لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کو زبانی یاد ہے۔ اور یہ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے، جسے مسلمان روز ہر نماز میں بھی پڑھتے

ہیں۔اور انفرادی طور پر تلاوت کرتے ہیں۔قرآن کی تشریحات کو اسلامی اصطلاح میں تفسیر کہا جاتا ہے، جو مختلف زبانوں میں کی جاتی رہی ہیں۔ قرآنی تراجم دنیا بھر کی اہم زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ جبکہ صرف اردو زبان میں تراجم قرآن کی تعداد تین سو سے زائد ہے۔ قرآن نے اسلامی دنیا میں مسلمانوں کی عام زندگی، عقائد و نظریات، فلسفہ اسلامی، اسلامی، سیاسیات، معاشیات، اخلاقیات اور علوم وفنون کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا ہے قرآن پاک کی شان میں رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں:

وھو حبل اللہ المتین وھو الذکر الحکیم؛ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے اور وہ محکم ذکر ہے۔۔ (ترمذی، سنن ترمذی، ج۲، ص۲۷۰)، (واسطی، عیون الحکم و المواعظ، ص۵۱۳)، (عیاشی، تفسیر العیّاشی، ج۱، ص۳)، (مغربی، شرح الأخبار فی فضائل الائمۃ الأطھار علیہم السلام، ج۲، ص۳۱۰) ۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے قرآن کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ایک اور جگہ فرمایا:

إِنَّ ھوَ الْقُرْآنَ ھوَ حَبْلُ اللَّہِ وَھوَ النُّورُ الْمُبِینُ وَالشِّفَاءُ النَّافِعُ فَاقْرَءُوہُ فَإِنَّ اللَّہَ یَأْجُرُکُمْ عَلَی تِلَاوَتِہِ بِکُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِنَّاإِنِّی لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ وَاحِدٌ وَلَکِنْ أَلِفٌ وَلَامٌ وَمِیمٌ ثَلَاثُونَ حَسَنَۃً؛ بے شک یہ قرآن اللہ کی رسی ہے۔بے شک اللہ تمہیں اس کے ہر حرف کی تلاوت کرنے کے بدلے دس نیکیاں دے گا میں نہیں کہتا کہ الم ایک لفظ ہے لیکن الف، لام، میم کے بدلے تیس نیکیاں عطا کرے گا۔۔ (شعیری، جامع الأخبار، ص۴۰). مولا کائنات حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: **فَالْقُرْآنُ آمِرٌ زَاجِرٌ وَصَامِتٌ نَاطِقٌ حُجَّۃُ اللَّہِ عَلَی خَلْقِہِ أَخَذَ عَلَیْہِ مِیثَاقَھُمْ وَارْتَھَنَ عَلَیْھِمْ أَنْفُسَھُمْ أَتَمَّ نُورَہُ وَأَکْمَلَ بِہِ دِینَہُ**؛ قرآن اچھائیوں کا حکم دینے والا، برائیوں سے روکنے والا، بظاہر خاموش لیکن باطن گویا اور مخلوقات پر اللہ کی حجت ہے کہ جس پر عمل کرنے کا اس نے بندوں سے عہد لیا ہے اور ان کے نفسوں کو اس کا پابند بنالیا ہے۔اس کے نور کو کامل اور اس کے ذریعہ سے دین کو مکمل کیا ہے۔ (مجلسی، بحار الأنوار، ج۸۹، ص۲۰)

وحدت کے لغوی اور اصطلاحی معنی

وحدت (و ح د) سے ہے جس کے معنی ایک ہونا، یکتائی، ہے۔ (بلیاوی، مصباح اللغات، ص۹۳۴؛ اویس، ، المعجمہ الوسیطہ، ص۱۲۳۴؛ الجوھری، معجم الصحاح، ص۱۱۲۶؛ کیرانوی، القاموس الوحید، ص۱۸۲۰؛ زکریا، معجم المقاییس فی اللغۃ، ص۱۰۸۴؛ حجازی، المعجمہ الوجیز، ص۶۶۲)

(وحدہ) اس سے مراد اتحاد ہے، مقصد کی یکسانیت، باہم مربوط اکائیاں، متحد ہونا ہے (کیرانوی،

القاموس الوحید، ص ۱۸۲۲) یعنی تمام لوگوں کا ایک مقصد میں متحد رہنے کو وحدت کہا جاتا ہے۔

وحدت کی تعریف

روصہ دراز سے دینداری انسانی معاشروں میں ایک وسیع و عریض عنصر کے طور پر جاری ہے اور یہ چیز اچانک کسی اتفاقی یا جبری علت کی وجہ سے بھی وجود میں نہیں آئی ہے کہ جو معاشرے کو اس پر مجبور کرے، بلکہ دینداری وہ مقدّس اور معنوی حالت ہے کہ جس کی بنیاد فطرت وجبلّت پر استوار ہے اور فطرت میں وحدت ہے یہ انسانوں کی روح کی گہرائی سے وجود میں آتی ہے: **فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِی فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْہَا لَا تَبْدِیلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ذٰلِکَ الدِّینُ الْقَیِّمُ**؛ (روم/30) انبیائے الٰہی علیہ السلام جنھیں انسانوں کی ہدایت وراہنمائی کی ذمہ داری سونپی گئی تھی، انہوں نے اپنی رسالت کو بطورِ احسن انجام دینے کے لیے کوشش کی کہ انسانوں کے اندر چھپی ہوئی اس طاقت وصلاحیت کو بیدار کریں اور اس کے نور کی روشنی میں انسانوں کو خداوند متعال کی طرف دعوت دیں۔ امام علی علیہ السلام پیغمبرانِ الٰہی علیہ السلام کے اس مشترک کردار کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فَبَعَثَ فِیہِمْ رُسُلَہُ وَوَاتَرَ إِلَیْہِمْ أَنْبِیَاءَہُ لِیَسْتَأْدُوهُمْ مِیثَاقَ فِطْرَتِہِ وَیُذَکِّرُوهُمْ مَنْسِیَّ نِعْمَتِہِ وَیَحْتَجُّوا عَلَیْہِمْ بِالتَّبْلِیغِ وَیُثِیرُوا لَہُمْ دَفَائِنَ الْعُقُولِ؛ خداوند متعال نے انسانوں کے درمیان اپنے رسول بھیجے اور پیغمبروں کو اُن کی طرف بھیجا تا کہ وہ اپنی فطرت کے عہد و پیمان سے وفا کریں اور خداوند متعال کی بُھلائی ہوئی نعمتوں کو انہیں یاد دِلائیں اور تبلیغ کے ذریعے ان پر اتمامِ حجت کردیں اور اُن کے لیے عقل کے پوشیدہ خزانوں کو ظاہر کردیں۔ (الحویزی، نور الثقلین، ج1، ص576) انبیائے الٰہی علیہ السلام جو سب خداوند متعال کی طرف سے اور اُس کے اذن کے ساتھ اس مقامِ رسالت کے لیے منتخب ہوئے، انہوں نے اسی روش کو اختیار کیا اور اپنی رسالت کے مطابق انسانی معاشروں کو ایک دین اور معبودِ واحد کی طرف دعوت دی۔

وحدت اسلامی کی اہمیت اور ضرورت

خداوندعالم نے امت اسلامی کی وحدت کی اہمیت و ضرورت بیان کرتے ہوئے ساری انسانیت کو روز ازل سے لے کر قیامت تک کے لئے اصل واحد کی طرف نسبت دی ہے۔ دراصل انسان ایک ماں اور ایک باپ سے وجود میں آیا ہے جنھیں ہم حضرت آدم اور حصرت حوا علیہما السلام کے نام سے پہچانتے ہیں۔ تمام انسانوں کا ایک ہی ہدف ہے۔ خداوند متعال نے امت اسلامی کے اتحاد کے بارے میں قرآن مجید میں فرمایا ہے **وَإِنَّ ہٰذِہٖ أُمَّتُکُمْ أُمَّۃً وَاحِدَۃً وَأَنَا رَبُّکُمْ فَاتَّقُونِ**؛ کہ یہ تمہاری امت ہے امت واحدہ اور میں تمہارا پروردگار ہوں پس مجھ سے ڈرتے رہو

۔ (مومنون/ ۵۲) جب خدا تمام بشر کے لیے ہے، رسول ایک، امت ایک تو متحد نہ ہونے میں آخر کیا اختلاف ہے۔۔ (شیرازی، تقریب القرآن فی الاذھان، ج ۳، ص۶۵۱) قرآن کریم نے یہ بھی جتلادیا ہے کہ امت مسلمہ کے اتحاد کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان اختلاف و تفرقے سے پرہیز کرے اور آپس میں وحدت اختیار کرے۔ (قریشی، تفسیر احسن الحدیث، ج ۷، ص ۵۲) کیونکہ یہ ایک امت واحدہ ہے اور اس کو آپس میں متحد ہونا چاہیے اور آپس میں تمام لوگوں کو ایک خدا کی عبادت متحد ہو کر کرنی چاہیے۔۔ (السعود، ارشاد العقل السیلم الی مزایا القرآن الکریم، ج ۶، ص ۱۳۷) کیونکہ تمھارا دین ایک ہے اور میں تمھارا خدا ہوں مجھ سے ڈرو بعض کے مطابق امت سے مراد جماعت ہے۔۔ (بروجردی، تفسیر جامر، ج ۴، ص۴۳۹) یہ امت ملت وحدت ہے کہ جس طرح انبیا کی تھی۔ (بلغی، تفسیر مقاتل بن سیلمان، ج ۳، ص۱۵۸) ارشاد ہوتا ہے: **وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیعاً وَلا تَفَرَّقُوا**؛ خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو۔ (آل عمران/ ۱۰۳) یہاں خدا کی رسی سے مراد قرآن اور دین مبین اسلام ہے۔دین مبین اسلام میں نہ صرف اصول دین بلکہ فروعات میں بھی اتحاد کے اس قدر مواقع فراہم ہیں کہ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے درمیان کوئی قابل ذکر اختلاف ہے ہی نہیں اور کوئی چیز نہیں ہے جس سے ان کے درمیان اتحاد وجود میں نہ آسکے۔لوگوں کے درمیان "صلح" جس پر قرآن میں تاکید ہوئی ہے اور تفرقہ سے دوری کے دنیاوی، آخروی اور فردی و اجتماعی آثار ہے کہ جن میں سے یہاں چند نمونوں کی طرف اشارہ ہوتا ہے رسول ﷺ نے فرمایا کہ: "دو افراد کے درمیان صلح نماز اور روزوں (مستحب) سے برتر ہے" (آملی، مفاتیح الحیاہ، ص۴۵۵) ۔

اگر دو مسلمان تین روز ناراض رہے دونوں میں سے جو بھی صلح کے لیے پیش قدمی کرے اور اپنے بھائی سے بات کرے تو قیامت کے دن جلدی بہشت میں جائے گا۔ (کلینی، الکافی، ج ۲، ص۳۴۵) کسی بھی قوم کی کامیابی و کامرانی اس کے افراد کے باہمی اتحاد میں مضمر ہے۔جس طرح پانی کا قطرہ قطرہ مل کر دریا بنتا ہے اسی طرح انسانوں کے متحد اور مجتمع ہونے سے ایسی اجتماعیت تشکیل پاتی ہے کہ جس پر نگاہ ڈالتے ہی دشمن وحشت زدہ ہو جاتا ہے اور کبھی بھی اس کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔قرآنِ مجید نے ہمیں اپنے زمانہ نزول سے ہی یہ راز سکھادیا اور وحدت کی اہمیت بیان کی گئی ہے جس کے نتیجہ میں درج ذیل نکات پر مشتمل ایک مطلوب معاشرہ وجود میں آسکتا ہے وہ یہ ہیں:

طاقت الٰہی

اتحاد اور تفرقہ سے دوری اختیار کرنا، خدا کی طرف سے عائد فرائض میں سے ہے۔ اتحاد کا محور مرکز، خدا کا دین ہونا چاہیے۔ نسل، زبان یا قومیت نہیں ہونی چاہیے۔اتحاد کا ہونا خدا کی بڑی نعمتوں میں سے ایک ہے۔ (قرائتی، تفسیر نور، ج۱، ص۶۴۷)

تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ؛ تم اس (طاقت وصف بندی) کے ذریعہ اپنے اور خدا کے دشمنوں کو خوف زدہ کرو۔ (انفال/۶۰)

اتحاد کا ہونا طاقت ہے کہ جس کی بنا ہم دشمن سے بآسانی مقابلہ کر سکتے ہیں۔اللہ کی رسی ایک بہت بڑی طاقت ہے جس کی تفسیر کی گئی ہے کہ اللہ کی رسی سے مراد اس کا دین ہے، اور اس کو رسی سے تعبیر کیا گیا ہے کہ یہی وہ رشتہ ہے جو ایک طرف ایمان کا تعلق اللہ سے قائم کرتا ہے اور دوسری طرف تمام ایمان والوں کو باہم ایک جماعت بناتا ہے۔ اس رسی کو "مضبوط پکڑنے" کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کی نگاہ میں اصل اہمیت "دین" کی ہو۔ اسی سے ان کی دلچسپی ہو اسی کی اقامت میں وہ کوشاں رہے۔ (مودودی، تفہیم القرآن، ج۱، ص۲۷۶) وحدت کا نظام اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ سارا عالم ایک ہی فرمانروا کے ماتحت چلے اور اگر عالم دو مدبروں کے قلم میں ہوگا، تو اس محکم نظام کا نام ونشان تک نہ ہوگا، کیونکہ یہ دو مدبر چونکہ تمام جہات میں آپس میں یکساں نہیں ہیں۔ لہٰذا تدبیر کے لحاظ سے ان میں فرق اور امتیاز ہوگا اور دو تدبیروں کا لازمہ، محکم نظام کی نابودی ہے۔پس وحدت کے لیے ایک خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کی ضرورت ہے۔ (سبحانی، تفسیر موضوع قرآن کا دائمی منشور، ج۱۔۲، ص۵۷۰)

بھائی چارے کا موجب

یہ مسلم ہے کہ علامات شرک میں ایک پراگندگی اور باہمی تفرقہ بھی ہے ۔کیونکہ مختلف معبودوں کی پرستش سے متفاوت عقائد اور منتشر روش پیدا ہوتی ہے اور یہ باہمی تفرقہ اور پراگندگی کا موجب بنتی ہے۔ شرک کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ ہوئے نفس، تعصب، کبر، خود خواہی اور خود پسندی اس کے سایہ بسایہ رہتی ہے، اس لیے کسی قوم میں اتحاد ووحدت صرف خداپرستی، تواضع وایثار اور عقلی روش کہ تحت باقی رہ سکتی ہے۔ (شیرازی، (مترجم: سید صفدر حسین نجفی)، تفسیر نمونہ،، ج۹، ص۳۴۶)

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہے۔ (فخر رازی، تفسیر کبیر (مفاتیح الغیب)، ج۲۸، ص۱۰۶)

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ ایک دوسرے پر ظلم کرئے، نہ غیبت، نہ حرمت کرئے۔ (فضل اللہ، تفسیر من وحی القرآن، ج۲۱، ص۱۴۶؛ ابن کثیر، تفسیر قرآن العظیم، ج۷، ص۳۵۰؛ یبیدی، کشف اسرار وعدہ ابرار،

ج۹، ص۲۵۸)

اسی آیت کی تفسیر میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

مثل المومنین فی توادھم وتراحمھم وتعاطفھم۔ مثل الجسد، اذا اشتکی من عضوتداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی المسدون اخوۃ تتکافی دماوھم؛ مومن ایک دوسرے کے ساتھ محبت، رحم اور الفت میں ایک جسم کی مانند ہے اگر ایک عضو کو درد ہوجائے تو اس کا پورا بدن درد کی وجہ سے بیدار رہتا ہے۔ مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں (بہشتی، نور معرفت (مجلّہ شمارہ۷۳)، ج۷، ص۱۳) ایک اور حدیث جس کے راوی ابوالمعز ہے، نے کہا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمام مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ آپس میں تعلق جوڑنے میں ایک دوسرے پر مہربانی کرنے میں اور ضرورت مندوں کی ضرورتوں کے پورا کرنے میں بھرپور کوشش کریں۔ (الحویزی، تفسیر نور الثقلین، ج۷، ص61)

کامیابی کا ذریعہ

وحدت وہ واحد ذریعہ ہے کہ جس کے نتیجہ میں معاشرے میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ یعنی سب کا اس نظام پر قائم رہنا جو اللہ کا قائم کردہ ہے۔ اسی نظام کا نام دین ہے۔ اسی نظام کا دستور العمل قرآن ہے اور اسی نظام کے رہبر اور عملی نمونہ رسول ﷺ اور امام ہیں۔ اسی طرح احادیث میں جو حبل اللہ کی تفسیر " دین اسلام " سے ہوئی ہے اور کتاب الٰہی سے ہوئی ہے اور آل محمد کی خصوصیت کے ساتھ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ ہوئی ہے، ان کا ماحصل ایک ہی قرار پاتا ہے۔ (لکھنوی، تفسیر فصل الخطاب، ج1، ص515)

مسلمانوں کے زوال کی تاریخ کا گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو مسلمانوں کی عظیم طاقتوں وسلطنتوں کے زوال کا باعث جہاں دیگر وجود ہیں وہاں ایک بنیادی وبڑی وجہ ان میں باہمی نااتفاقی وفرقہ واریت رہی ہے جس میں مبتلا ہوکر وہ تاریخ کا حصہ بن گئیں، آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے اور امت زوال کی جانب تیزی سے گامزن ہے۔ آج ۵۷ اسلامی ممالک دنیا میں موجود ہیں لیکن باہمی تنازعات، فرقہ واریت وعلاقائی اختلافات کے باعث راکھ کا ڈھیر ہیں، ان میں نہ شعلہ ہے، نہ چنگاری بلکہ خطرناک حد تک بے حسی وجمود طاری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر جگہ

مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں۔ تازہ ترین صورت حال برما میں روہنگیا مسلمانوں کی ہے جن کا قتل عام کیا جارہا ہے۔ (https: //www.jasarat.com) دوسرے لفظوں میں تنظیم اور ڈسپلن کو جنگی حکمت عملی میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ جیسا کہ تمام عسکری قوانین میں اس بات کو اولیت دی جاتی ہے ۔ قیادت اور اطاعت ہونے کی صورت میں نزاع اور نزاع ہونے کی صورت میں دو نتائج سامنے آئیں گے: ناکامی اور کمزوری۔ جس کی بنا معاشرے کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے ۔ (نجفی، تفسیر کوثر، ج ۳، ص ۴۰۱) ہمیں چاہیے کہ اپنی طاقت و توانائی کو، جو درحقیقت ان کے ایمان اور اسلامی ممالک کے باہمی اتحاد کی طاقت ہے، پہچانیں اور اس پر تکیہ کریں۔ اسلامی ممالک اگر ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیں تو ایک طاقت معرض وجود میں آجائے گی کہ دشمن اس کے سامنے کھڑے ہونے کی جرات نہیں کر پائے گا اور ان ملکوں سے تحکمانہ انداز میں بات نہیں کر سکے گا۔ اگر مسلمان ایک دوسرے کا ہاتھ تھام لیں اور اپنے اوپر اپناہیت کا جذبہ پیدا کرلیں، تو عالم اسلام کی سر بلندی بالکل یقینی ہو گی۔ (خامنہ ای، سامراج اور اسلامی وحدت، ص ۴۳)

نجات کا راستہ

وحدت کے مرہون منت تین چیزیں انسان کی نجات کا باعث ہے ۔

۱۔ خوشی اور غصے میں عدل و انصاف ۲۔ خوشحالی اور تنگدستی کی حالت میں اعتدال پسندی ۳۔ جلوت اور خلوت میں خوف خدا۔ (مہندس، مضامین قرآن، ج ۲، ص 664) وحدت مومن کا اسلحہ ہے کہ جو نجات کا راستہ ہے۔

نغمہ شیطانی سے نجات

تفرقہ اور انتشار ایسا نقصان دہ مظہر ہے۔ جو ایک شیطانی راہ ہے جس کو اپنا کر معاشرے کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اس وجہ سے خدا نے شیطانی راستے پر چلنے سے منع کیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ**؛ اے ایمان لانے والو! تم سب کے سب (دائرہ) امن و آشتی میں آجاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (بقرہ/۲۰۸)

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے ایمان کے دائرے میں سلامتی ہے اور شیطانی راستے میں تفرقہ و انتشار ہے جس کی بنا پر سب خطرے سے دوچار ہوتے ہیں اگر تمام لوگ حکم خدا کی پیروی کریں تو ایسے میں معاشرے میں ہر قسم کے شیطانی انتشار کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور معاشرہ امن و سکون کا باعث بنے گا۔ آیت میں ایمان والوں

سے خطاب کیا ہے کہ تم پر واجب ہے کہ ثابت قدمی کے ساتھ اسلام میں داخل ہو اور خدا اور رسول ﷺ کے حکم کو مل کر اس کی پیروی کرو اور شیطان کے راستے پر ہر گز مت چلو کیونکہ وہ گمراہی کا راستہ ہے۔ (نجفی، ارشاد الاذھان الی تفسیر قرآن، ج۱، ص۷۳) تمام لوگ اسلام میں داخل ہو جاو اور غیر کے راستے پر مت چلو یعنی اسلام کی پاسداری کرواور احکام الہی کی پیروی کرو جیسے نماز، روزہ، زکوہ وغیرہ اور وحدت اسلامی کی حفاظت کریں اور خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاو۔ (زحیلی، تفسیر المنیر فی العقیدہ والشریعہ والمنہج، ج۲، ص۲۳۵) علی بن ابراہیم نے اس آیت کی تاویل تفسیر کی ہے کہ اس کا مصداق ولایت کے قریب ہونا ہے۔ (حسینی، تاویل الآیات الظاہرہ فی فضائل العترہ الطاھرہ، ج۱، ص۹۸) اگر معاشرے میں قانون الہی نافذ ہو جائے تو معاشرے سے ہر قسم کا شیطانی فساد دور ہو جائے گا۔ پس لازم ہے کہ خدا کے احکام کی پیروی کی جائے تاکہ معاشرے میں امن وسلامتی قائم ہو جائے۔

عالمی معاشرے کی تشکیل

عالم ہستی اور انسانیت کی پوری تاریخ میں تمام انسانوں کی وحدت بہت ضروری ہے جس کی بنا پر ایک معاشرہ تشکیل پاتا ہے اور اسلام کے راہنما تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے آئے ہیں نہ کہ کسی خاص گروہ کے لیے ایسے میں تب ہی معاشرے میں وحدت قائم ہو گی جب تمام لوگ متحد ہو کر کام کر رہیں فرمان خداوندی ہے کہ: **قُلْ یا اَیُّہَا النَّاسُ اِنِّی رَسُولُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیعا**؛ میں تم سب کی طرف اس اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں۔۔ (اعراف /۵۸)

رسول خدا ﷺ کی ذات تمام بشر کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے اس سے پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہی لوگ ہدایت پر ہے جو ان کی سیرت کی پیروی کرےاور عمل کرے وہ فلاح پائیں گے۔ (ابن عاشور، التحریر والتنویر، ج۸، ص۳۱۹) رسول خدا کی ذات ہے کہ جن کی پیروی کے نتیجہ میں ایک عالمی معاشرے کی تشکیل ممکن ہو گی۔ اس وقت عرب کے دور میں بھی ہر کوئی تفرقہ کی بنا جدا تھا مگر رسول خدا ﷺ کے آنے کے بعد تمام لوگ ایک ساتھ زندگی کرنے لگے۔ یہ صرف کسی خاص قبیلہ کے لیے نہیں آئے تھے بلکہ ان کی ہدایت عامہ تھی یعنی آپ ﷺ کی ذات تمام لوگوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

نتیجہ:

وحدت ایک حکمت عملی کے علاوہ شرعی ضرورت بھی ہے جس کا ثبوت قرآنی نصوص میں موجود ہے۔ شارع نے اسلامی اتحاد اور بھائی چارے کی طرف خاص توجہ دی ہے اور یہ اسلام کے اہم مقاصد میں سے ایک ہے۔ اسلام دین وحدت ہے اور اسلام اپنے تمام ماننے والوں کو متحد دیکھنا چاہتا ہے اور تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان متحد ہونے کی صورت میں دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی ۔ قوموں کی کامیابی کا راز آپس میں اتفاق واتحاد رہا ہے۔ امت مسلمہ میں انتشار اور فرقہ واریت کا زریعہ بننا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں سخت ناپسندیدہ ہے۔ وحدت اسلامی سے مراد یہ نہیں ہے کہ اسلامی مذاہب میں سے ایک کا انتخاب کر لیا جائے یا تمام مذاہب کے مشترکات کو لے لیا جائے اور اختلافات کو چھوڑ کر ایک نیا مذہب ایجاد کیا جائے بلکہ مسلمانوں کو مختلف مذاہب میں ہونے کے ساتھ ساتھ دشمن کے مقابلہ میں متحد ہونا ہے چونکہ اسلامی مذاہب کی راہیں مختلف ضرور ہیں مگر منزل ایک ہے۔

منابع:

۱. قرآن مجید
۲. شریف رضی، محمد بن حسین، نہج البلاغہ (للصبیحی صالح)
۳. ترمذی، محمد بن عیسی، (مترجم: بدیع الزمان)، سنن ترمذی، (لاہور: اسلامی کتب خانہ، بی تا،)
۴. واسطی، علی بن محمد لیثی، عیون الحکم والمواعظ، (قم: دار الحدیث، چ: ۱، ۱۳۷۶ش)،
۵. عیاشی، محمد بن مسعود، تفسیر العیّاشی، (تہران: المطبعۃ العلمیۃ، چ: ۱، ۱۳۸۰ق،)
۶. مغربی، نعمان بن محمد، شرح الاخبار فی فضائل الائمۃ الأطہار علیہم السلام، (قم: جامعہ مدرسین، چ: ۱، ۱۴۰۹ ق).
۷. ۔ شعیری، محمد بن محمد، جامع الأخبار، (نجف: مطبعۃ حیدریۃ، چ: ۱، بی تا)
۸. مجلسی، محمد باقر، بحار الأنوار، (بیروت: دار إحیاء التراث العربی، چ: ۲، ۱۴۰۳ق)۔
۹. ۔ ترمذی، محمد بن عیسی، (مترجم: بدیع الزمان)، سنن ترمذی، (لاہور: اسلامی کتب خانہ، بی تا)،
۱۰. ۔ الدین، فیروز، فیروز اللغات (اردو)، (: فیروز سنز لمیٹڈ، چ: ۵، ۲۰۱۲)،
۱۱. ۔ بلیاوی، عبد الحفیظ ابو الفصل، مصباح اللغات، (لاہور: مکتبہ خلیل، ۱۳۶۹ھ،)
۱۲. ابن سرور، محمد اویس، (مترجم: عبد النصیر علوی)، المعجم الوسیط، (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، بی تا)،
۱۳. الجوھری، امام اسماعیل بن حماد، معجم الصحاح، (بیروت: دار المعرفہ، چ: ۱، ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۵ م)، س
۱۴. کیرانوی، وحید الزمان قاسمی، القاموس الوحید، (لاہور: اسلامیات چ: ۱، ربیع اول ۱۴۲۲ھ جون ۲۰۰۱)،
۱۵. بن زکریا، لابی الحسن احمد بن فارس، معجم المقاییس فی اللغۃ، (بیروت: دار الفکر، بی تا،)
۱۶. حجازی، مصطفیٰ، المعجم الوجیز، (قم: دار الثقافہ، ، ۱۴۱۱ھ ۱۹۹۰م)،
۱۷. ۔ شیرازی، سید محمد حسینی، تقریب القرآن فی الاذھان، (بیروت: دار العلوم، چ: ۱، ۱۴۲۴ق)،
۱۸. ۔ قریشی، سید علی اکبر، تفسیر احسن الحدیث، (تھران: بنیاد بعثت، چ: ۳، ۱۳۷۷ش)،
۱۹. ۔ ابو السعود، محمد بن محمد، ارشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم، (بیروت: داراحیا التراث العرابی، چ: ۱، بی تا)،
۲۰. ۔ بروجردی، سید محمد ابراہیم، تفسیر جامع، (تھران: انتشارات صدر، چ: ۶، ۱۳۲۲ش)،

۲۱. ۔بلغی، مقاتل بن سیلمان، تفسیر مقاتل بن سیلمان، (بیرات: داراحیاالتراث چ: ا، ۱۴۲۳اق،)،
۲۲. ۔آملی، جوادی، مفاتیح الحیاہ، (قم: مرکز نشراسرار، چ: ۲، بھار ۱۳۹۴ھ۔ش)،
۲۳. ۔کلینی، محمد بن یعقوب، (مترجم: سید مھدی آیت اللھی)، الکافی، (تھران: جھان آرا، چ: ۲، ۱۳۸۵)،
۲۴. ۔قرائتی، محسن، (مترجم: سید مجیب الحسن نقوی)، تفسیر نور، (لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ، ۲۰۱۵)
۲۵. ۔ مودودی، سید ابوالاعلی، تفہیم القرآن، (لاہور: ترجمان القرآن، چ: ۹، ستمبر ۲۰۱۳)۔
۲۶. ۔سبحانی، جعفر، (مترجم: مولانا سید صفدر حسین نجفی)، تفسیر موضوع قرآن کا دائمی منشور، (لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ، ۲۰۱۳)،
۲۷. ۔شیرازی، ناصر مکارم، (مترجم: سید صفدر حسین نجفی)، تفسیر نمونہ، (لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ، دسمبر ۲۰۱۳)۔
۲۸. ۔فخر رازی، محمد بن عمر، تفسیر کبیر (مفاتیح الغیب)، (بیروت: داراحیاالتراث، چ: ۳، ۱۴۶۰اق)،
۲۹. ۔ فضل اللہ، سید محمد حسین، تفسیر من وحی القرآن، (بیروت: دارالملاک للطباعہ وانشر، چ: ، ۱۴۱۹اق)،
۳۰. ابن کثر، اسماعیل بن عمر، تفسیر قرآن العظیم، (بیروت: دارالکتب العلمیہ، چ: ۲۱، ۱۴۱۹اق)،
۳۱. میبدی، احمد بن محمد، کشف اسرار وعدہ ابرار، (تھران: انتشارات امیر کبیر، چ: ۵، ۱۳۷۵ش)،
۳۲. ۔بہشتی، سکندر علی، نور معرفت (مجلّہ شمارہ ۳۷)، (اسلام آباد: نور الہدی مرکز تحقیقات، چ: ۳، شوال تاذولحجہ ۱۴۳۷ھ)،
۳۳. الحویزی، عبد علی، (مترجم: محمد حسن جعفری)، تفسیر نور الثقلین، (لاہور: منھاج الصالحین، ف چ: 3، روری 2012،)،
۳۴. لکھنوی، سید علی نقی النقوی، تفسیر فصل الخطاب، (لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ، 2011،)۔
۳۵.۔https: //www.jasarat.com
۳۶. ۔ نجفی، محسن علی، تفسیر کوثر، (لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ، چ: ۳، ذی القعدہ ۱۴۳۴ھ)،
۳۷. خامنہ ای، سید علی، سامراج اور اسلامی وحدت، (لاہور: معراج کمپنی، بی تا)،

۳۸ ۔ مہندس، حاجی ناصر علی، مضامین قرآن، (لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ، چ: 1، بی تا)،۔
۳۹ . ۔العیاشی، ابی النصر محمد بن مسعود ابن عیاش السلمی السمرقندی المعروف، تفسیر العیاشی، (بیروت: موسسہ الاعلمی للمطبوعات
۴۰ . ؛حسکانی، عبد اللہ بن احمد روحانی، شواهد التنزیل، (قم: دار الهدی، چ۱، بی تا)،
۴۱ . طبرسی، فضل بن حسن، مجمع البیان فی تفسیر قرآن، (تهران: انتشارات ناصر خسرو، چ: ۳، ۱۳۷۲)،
۴۲ . شیرازی، ناصر مکارم، الامثل فی تفسیر کتاب اللہ المنزل، (قم: مدرسہ امام علی بن ابی طالب، چ: ۱، ۱۴۲۱ق)،
۴۳ . بحرانی، ہاشم بن سلیمان، البرهان فی تفسیر قرآن، (تهران: بنیاد بعثت، چ: ۱، ۱۴۱۶ق) ,
۴۴ . قمی، مشهدی محمد بن محمد رضا، تفسیر کنز لد قائق و بحر الغرائب، (تهران: سازمان چاپ وانتشارات وزرات ارشاد اسلامی، چ: ۱
۴۵ . شرف الدین، جعفر، موسوعہ القرآنیہ خصائص اسود، (بیروت: دار التقریب بین المذاهب الاسلامیہ، چ: ۱، ۱۴۲۰ق)
۴۶ . ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ، النور المشتعل من کتاب مانزل، (تهران: وزارت ارشاد اسلامی، چ1 : ، ۱۴۰۶)،
۴۷ . دراز، محمد عبد اللہ، دستور الاخلاق فی قرآن، (قم: دار الکتاب الاسلامی، چ: ۱، ۱۴۲۳ق)،
۴۸ . ؛اندیمشکی، محمد صالحہ، القرآن و فضائل اہل بیت، (قم: انتشارات ذوی القربی، چ: ۱، ۱۳۸۳ش)،
۴۹ . نجفی، محمد بن حبیب اللہ سبزواری، ارشاد الاذهان الی تفسیر قرآن، (بیروت: دار التعارف لمطبوعات، چ: 1، ۱۴۱۹ق)،
۵۰ . ۔زحیلی، وهبہ بن مصطفیٰ، تفسیر المنیر فی العقیدہ والشریعہ والمنہج، (بیروت: دار الفکر المعاصر، چ: ۲، ۱۴۱۸ق)،
۵۱ . ۔ حسینی، استر آبادی سید شرف الدین علی، تاویل الآیات الظاهرہ فی فضائل العترہ الطاهرہ، (قم: دفتر انتشارات اسلامی جامعی مدرسین

۵۲. ـ ابن عاشور، محمد بن طاھرہ، التحریر والتنویر، (بیروت: موسہ تاریخ، چ: ا، بی تا)،
۵۳. ـ حسینی، سید کریمی سید عباس، تفسیر علیین، (قم: انتشارات اسوہ، چ: ا، ۱۳۷۲ش)
۵۴. عبدالرحمٰن بن ناصر آل سعدی، تبیسر الکریم الرحمٰن، (بیروت: مکتبہ النھضہ العربیہ، چ: ۲، ۱۴۰۸ق)،
۵۵. ملا فتح اللہ کاشانی، خلاصہ منہج، (تھران: انتشارات اسلامیہ، ۱۳۷۳ق)، ج۲، ص۱۱۱؛ سید محمد حسینی شیرازی، (بیروت: دارالعلوم
۵۶. ؛ محمد بن مرتضی کاشانی، تفسیر المعین، (قم: کتابخانہ آیہ اللہ مرعشی نجفی، چ: ا، ۱۴۱۰ق)،
۵۷. محمد محمود حجازی، تفسیر الواضح، (بیروت: دارالجیل الجدید، چ: ۱۰، ۱۴۱۳ق)،
۵۸. محمد بن یوسف ابوحیان، تفسیر النھر مارد من البحر الجدی، (بیروت: دارالجنان، چ: ا، ۱۴۰۷ق)،